روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029   C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 4 نومبر 2002ء 28 شعبان 1423 ہجری - 4 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 252

دعا پر یقین

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

اللہ سے دعا اس حال میں کرو کہ تم دعا کی قبولیت پر یقین رکھتے ہو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور غیر سنجیدہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات حدیث نمبر 3401)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضور کی صحت بہتر ہے اور زخم بھی مندمل ہو رہا ہے

بلڈ پریشر، بلڈ شوگر اور دل کی حالت معمول کے مطابق اور تسلی بخش ہے

ربوہ: 2 نومبر 2002ء - حضور انور کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کی عمومی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔

سانس دلانے کی مشین اتار دی گئی ہے۔ آپریشن کا زخم اللہ کے فضل سے اطمینان بخش طریق سے مندمل ہو رہا ہے۔ بلڈ پریشر، بلڈ شوگر اور دل کی حالت معمول کے مطابق اور تسلی بخش ہے۔ چھاتی کے ایکسرے میں بھی اللہ کے فضل سے کچھ بہتری ہے۔ مورخہ یکم نومبر کو حضور نے ڈاکٹر نوری صاحب، ڈاکٹر نعیم احمد صاحب اور اپنی بیٹیوں سے کچھ باتیں بھی کی ہیں۔ الحمدللہ

حضور کو ابھی کمزوری کے پیش نظر ایک دن مزید I.C.U میں رکھا جائے گا۔ احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کی دعاؤں کو سنے قبول فرماوے اور حضور ایدہ اللہ کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرماوے آمین!

ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا
ترے در کے ہوئے اور تجھ کو جانا
ہمیں بس ہے تری درگہ پہ آنا
مصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا
(درثمین)

یتامیٰ کیلئے غیر معمولی درد

روزنامہ الفضل مورخہ 26 ستمبر 2002ء کو یتامیٰ کی غیر معمولی خدمت کے عنوان سے ایک خاتون کا خط شائع ہوا تھا۔ اس کو پڑھ کر کراچی کی ایک اور خاتون نے سیکرٹری صاحب کفالت یکصد یتامیٰ کو ایک خط لکھا ہے اور چند سوالات بھی پوچھے ہیں۔ وہ خط اور سیکرٹری صاحب کی طرف سے ان کے جواب افادہ عام کیلئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ خاتون تحریر فرماتی ہیں۔

گزارش ہے کہ اخبار الفضل میں "یتامیٰ کی غیر معمولی خدمت" کے زیر عنوان آپ کی درد سے بھری تحریر پڑھی۔ آنکھیں تو روتی رہیں۔ دل بھی بہت رویا۔ اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ آپ کی اپیل نظروں سے گزری لیکن کم از کم رقم -/500 روپے ماہانہ کا پڑھ کر اپنی کمزور مالی حیثیت کے پیش نظر اپنے جذبہ خدمت خلق کو عملی جامہ نہ پہنا سکی۔ لیکن اپنے پریشان دل کے سکون کیلئے آپ سے مندرجہ ذیل معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں تاکہ ثواب میں شامل ہو سکوں۔

(1) کیا یہ ضروری ہے کہ یتامیٰ کے لئے کم از کم -/500 روپے ہی ہر مہینے بھجوائے جائیں۔؟

(2) کیا رقم اپنی استطاعت کے مطابق جب بھی توفیق ہو بھجوائی جا سکتی ہے؟

(3) اور کیا یہ رقم اپنے ماہانہ چندہ جات کے ساتھ مقامی طور پر ادا کی جا سکتی ہے؟

جواب ایک یتیم بچے یا بچی کے تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہ خرچ -/600 روپے سے -/1500 روپے ماہانہ ہے۔

- اس کے علاوہ آپ اپنی مالی وسعت کے لحاظ سے جو بھی رقم ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ کو دیں۔
- رقم امانت کفالت یکصد یتامیٰ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی جماعت کی وساطت سے جمع کرائیں۔
- رقم بذریعہ چیک، ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔
- رقم بغیر وعدہ کے حسب توفیق اور استطاعت مندرجہ بالا ذرائع کے ذریعے وقتاً فوقتاً بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1947ء ④

22 تا 31 جولائی باؤنڈری کمیشن کی کارروائی دیکھنے کے لئے حضور کا سفر لاہور۔

25 جولائی سکھوں نے قادیان جانے والی گاڑی کو روک کر حملہ کر دیا۔ کئی افراد زخمی ہو گئے۔

25,26 جولائی باؤنڈری کمیشن کے سامنے جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت شیخ بشیر احمد صاحب نے کی۔ 25 تا 30 جولائی کے ایام مسلم لیگ کی بحث کے لئے مخصوص تھے۔ مسلم لیگ نے سب سے پہلے جماعت کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا۔

26 تا 30 جولائی حد بندی کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کی طرف سے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی شاندار وکالت جس پر قائداعظم، مسلم، ہندو اور سکھ پریس نے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

جولائی تقسیم ہند سے تھوڑا عرصہ قبل ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کے لئے ماہنامہ ست سندیش کا اجراء

5,8 اگست حضور نے حد بندی کمیشن کی کارروائی اور قادیان کے پاکستان میں شامل ہونے کے لئے 11 راگست (فیصلہ کا دن) تک خاص دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا۔

11 اگست پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے قائداعظم نے تاریخی خطاب کیا جس میں فرمایا کہ تمام پاکستانی برابر ہیں اور ہر شخص کو عبادت اور عقیدے کی آزادی حاصل ہوگی۔

12 اگست قادیان کی ریل بند کر دی گئی۔ جلد ہی ڈاک اور تار کا سلسلہ بھی کٹ گیا۔

12 اگست مشرقی پنجاب کے مہاجرین کی ایک بڑی تعداد ضلع گورداسپور (جو ابھی تک پاکستان میں شامل تھا) کے علاقہ بٹالہ اور قادیان آ پہنچی۔ حضور نے ان کے قیام و طعام کے لئے حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کو مقرر فرمایا۔

12 اگست حضور کو قادیان سے ہجرت کے متعلق الہام ہوا۔

13 اگست قادیان کے غیر مذاہب کے نمائندوں کے ایک وفد نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے ملاقات کی جنہوں نے وفد کو حفاظت کی یقین دہانی کرائی۔

14 اگست برصغیر دو آزاد مملکتوں میں تقسیم ہو گیا اور پاکستان اور بھارت کا قیام عمل میں آیا۔

15,16 اگست گورداسپور کے مسلمانوں کا حوصلہ بلند رکھنے کے لئے قادیان سے مختلف پارٹیاں اردگرد کے دیہات میں بھجوائی گئیں۔

15 اگست حضور نے برصغیر کی تقسیم پر دونوں ملکوں کے لئے عدل و انصاف پر قائم رہنے اور باہمی محبت و پیار کے لئے دعا کی۔ قادیان میں پاکستان کے یوم آزادی کی تقریب منائی گئی۔ بیت اقصیٰ میں جلسہ ہوا۔ غرباء میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

17 اگست ریڈکلف ایوارڈ میں بٹالہ، گورداسپور اور پٹھانکوٹ کی مسلم تحصیلیں بھارت میں شامل کر دی گئیں۔ جس کے نتیجہ میں قادیان کی مقدس بستی بھارت کا حصہ بن گئی۔ حضور نے بعد نماز مغرب مجلس عرفان میں تمام مشکلات کے باوجود احمدیت کی فتح کی خوشخبری دی۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

(53)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

مدینہ میں تبلیغ کے شیریں پھل

مدینہ میں حضرت مصعبؓ نے اسلام کے پہلے مبلغ کے طور پر تبلیغ کا حق خوب ادا کیا۔ آپ نے دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار ہو کمال محنت' اخلاص اور حکمت و محبت کے ساتھ مدینہ کے اجنبی لوگوں سے رابطہ اور اثر و رسوخ پیدا کر کے انہیں اسلام سے روشناس کرایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ کے ہر گھر میں اسلام کا بیج بو دیا۔ ایک کامیاب داعی الی اللہ کے طور پر ان کا کردار یقیناً آج بھی ہمارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔ آپ نے بالکل اجنبی شہر مدینہ میں تبلیغ کا آغاز اس طرح کیا کہ اپنے میزبان اسعد بن زرارہؓ کو ساتھ لے کر انصار کے مختلف محلوں میں جانے لگے۔ وہاں وہ مسلمانوں اور ان کے عزیزوں کے ساتھ مجلس کرتے انہیں تعلیم دین دیتے اور وہاں آنے والوں کو اسلام کا پیغام پہنچاتے۔ مگر جب لوگوں میں اسلام کا چرچا ہونے لگا تو ایک محلہ کے سردار سعد بن معاذ اور اسید بن حضیرؓ نے ان دونوں داعیان الی اللہ کو اس نئے دین سے باز رکھنے کا فیصلہ کیا جس کے بعد اسید بن حضیرؓ مصعب کی مجلس میں نیزہ تھامے داخل ہوئے۔ اسعد بن زرارہؓ نے یہ دیکھتے ہی مصعبؓ سے سرگوشی کی کہ یہ اپنی قوم کا سردار آتا ہے اسے آج خوب تبلیغ کرنا۔ مصعبؓ بولے کہ اگر یہ چند لمحے بیٹھ کر بات سننے پر آمادہ ہو جائے تو میں ضرور اس سے بات کروں گا۔ ادھر اسید بن حضیرؓ سخت کلامی کرتے ہوئے آگے بڑھے اور کہا کہ جان کی امان چاہتے ہو تو آئندہ سے ہمارے کمزوروں کو آ کر بے وقوف بنانے کا یہ طریقہ واردات ختم کرو۔

مصعبؓ نے نہایت محبت سے کہا کیا آپ ذرا بیٹھ کر ہماری بات سنیں گے؟ اگر تو آپ کو بات بھلی لگے تو مان لیجئے اور بری لگے تو بے شک اس سے گریز کریں۔ اسید منصف مزاج آدمی تھے۔ بولے بات تو تمہاری درست ہے۔ اور پھر نیزہ وہیں گاڑ کر بیٹھ گئے۔ مصعبؓ نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور ان تک پیغام حق پہنچایا۔ تو یہ سچی تعلیم سن کر اسیدؓ بے اختیار کہہ اٹھے کہ یہ کیسا خوبصورت کلام ہے! اچھا یہ بتاؤ اس دین میں داخل ہونے کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے؟ زرارہؓ اور مصعبؓ نے انہیں بتایا کہ نہا دھو کر اور صاف لباس پہن کر حق کی گواہی دو پھر نماز پڑھو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اسید خود ہی کہنے لگے کہ میرا ایک اور بھی ساتھی ہے یعنی سعد بن معاذ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی ساری قوم سے ایک شخص بھی قبول اسلام سے پیچھے نہیں رہے گا۔ اور میں ابھی اسے تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ اور انہوں نے سعد کو نہایت حکمت کے ساتھ مصعب کے پاس بھیجا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے ان کو بھی نہایت محبت اور شیریں گفتگو سے رام کر لیا انہیں قرآن سنایا اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ بلاشبہ یہ دن مدینہ میں اسلام کی فتح کی بنیاد رکھنے والا دن تھا۔ جس روز ایسے عظیم الشان باا‌ثر سرداروں نے اسلام قبول کیا جنہوں نے اپنی قوم کو یہ کہہ دیا میرا کلام کرنا تم سے حرام ہے جب تک مسلمان نہ ہو جاؤ۔ اس طرح عبدالاشہل کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا (سیرۃ ابن ہشام جلد 3 ص 153 دارالمعرفہ بیروت لبنان) اور یوں مدینہ کے گھرانوں میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

حضرت مصعبؓ نے ایک سال تک مدینہ میں اشاعت اسلام کے لئے خوب سرگرمی سے کام کیا اور دعوت الی اللہ کے شیریں پھل آپ کو عطا ہوئے۔ چنانچہ اگلے سال سن 12 نبوی میں حج کے موقع پر آپ مدینہ سے 75 انصار کا وفد لے کر مکہ روانہ ہوئے۔ اسعد بن زرارہ بھی ساتھ تھے اس وفد کی رسول اللہ سے ملاقات کا انتظام بھی عقبہ مقام پر کیا گیا۔ جہاں اس وفد نے آپ کی بیعت کی جو بیعت عقبہ ثانیہ کے نام سے مشہور ہے۔

امراض پر نظر

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

طبیب کے لئے جیسا ضروری ہے کہ تشخیص عمدہ طور پر کرے۔ اسی طرح پر واعظ کے منصب کا یہ فرض ہے کہ وعظ و پند سے پہلے ان لوگوں کے امراض کو مدنظر رکھے جن میں وہ مبتلا ہیں۔ مگر مشکل تو یہی ہے کہ یہ فراست اور یہ معرفت حقانی واعظ کے سوا دوسرے کو ملتی ہی کم ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 374)

عظیم ترین عبادت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

جو شخص مامور من اللہ ہو کر دنیا میں مبعوث ہوتا ہے اس کے لئے بعد نماز ہائے پنجگانہ کے سب عبادات سے عظیم ترین عبادت (دعوت الی اللہ) ہوتی ہے۔

(خطبات نور 236)

تبرکات

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے لئے کن الفاظ میں دعا کی جائے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

بعض دوست پوچھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اور شفایابی کے لئے کن الفاظ میں دعا کی جائے سو ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا خدا ہر زبان کو جانتا اور سمجھتا ہے بلکہ بے زبانوں کی زبان تک سے واقف ہے۔ اس سے نہ کوئی زبان سے نکلا ہوا لفظ مخفی ہے اور نہ کوئی دل کی گہرائیوں میں چھپی ہوئی خواہش اس سے پوشیدہ ہے۔ پس ہر انسان اپنے قلبی جذبات اور لسانی تلفظات کے مطابق جن الفاظ یا جن اشارات سے بھی دعا کرنے میں سہولت اور حضور قلب پائے اسی کے مطابق دعا کرے۔ خدا اس کی سنے گا اور اس کے اخلاص اور اپنی سنت کے مطابق اس سے معاملہ کرے گا۔ اسی لئے قرآن نے دعا کے تعلق میں تضرعا و خفیۃً کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جس سے یہ مراد ہے کہ خدا ایسی دعا کو بھی سنتا ہے جو پھوٹ پھوٹ کر زبان سے نکلتی ہے اور ایسی دعا پر بھی کان دھرتا ہے جو دل کی گہرائیوں کے اندر ابلتی رہتی ہے اور زبان پر نہیں آسکتی۔

مگر بہر حال عام حالات میں مسنون دعائیں اور خصوصاً وہ دعائیں جو خود خدا تعالیٰ نے سکھائی ہیں اپنے اندر زیادہ برکت اور قبولیت کا زیادہ درجہ رکھتی ہیں۔ میں ان دعاؤں میں سے اس جگہ دوستوں کی تحریک کے لئے صرف دو دعائیں درج کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک دعا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ہے اور دوسری دعا حضرت مسیح موعود کے ایک الہام میں بیان ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعا یہ ہے جس کا ذکر حدیث شریف میں آتا ہے:-

ترجمہ:- ”یعنی اے انسانوں کے خالق و مالک خدا تو (حضرت خلیفۃ المسیح کی) بیماری اور تکلیف کو دور فرما کیونکہ تمام شفا تیرے ہاتھ میں ہے اور حقیقۃً تیری شفا ہی اصل شفا ہے۔ پس تو (حضور کو) ایسی شفا عطا کر جس کے بعد بیماری کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہے“۔

دوسری دعا حضرت مسیح موعود کے ایک الہام میں بیان ہوئی ہے اور اس طرح گویا وہ خود خدا کی سکھائی ہوئی دعا ہے:-

ترجمہ:- ”یعنی میں اس خدا کا نام پکارتا ہوں جسے تمام طاقتیں حاصل ہیں اور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے اور میں اس خدا کو پکارتا ہوں جو تمام شفاؤں کا مالک ہے اور ہر بیماری کو دور کر سکتا ہے۔ پھر میں اس خدا کا نام پکارتا ہوں جو انسانی تکلیفوں اور دکھوں پر اپنی بخشش کا پردہ ڈالنے والا اور مجسم رحمت ہے۔ اور میں اس خدا کو پکارتا ہوں جو سب سے بڑھ کر مہربان اور سب سے بڑھ کر شفیق ہے۔ اے ہماری حفاظت کرنے والے خدا اور اے زمین و آسمان کے غالب آقا اور اے وہ جو اپنی مخلوقات کو خود اپنی چیز سمجھتا اور ان کا ساتھی ہے اور اے وہ جو سب کا دوست اور نگران ہے۔ تو اپنے بندے کو اپنے فضل سے شفا دے“

یہ دو دعائیں بہت بابرکت اور مؤثر ہوں گی مگر دعاؤں کے تعلق میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا طریق تھا ہر دعا سے پہلے سورۃ فاتحہ اور درود شریف کا پڑھنا بہت مبارک اور بہت مؤثر ہے۔ پس دعا کے وقت اصل دعا سے قبل سورۃ فاتحہ اور درود ضرور پڑھنا چاہئے بشرطیکہ اس کا موقعہ ہو ورنہ وقت کی تنگی کی صورت میں تو خدا کے فرشتے مومنوں کے ایک لفظ بلکہ دردمند دل کی خواہش تک کو شوق کے ساتھ اچکتے اور فوراً آسمان پر اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ جیسا کہ مچھلی کے پیٹ میں سے حضرت یونس کی مضطربانہ دعا ایک آن واحد میں آسمان تک جا پہنچی۔ (الفضل 2 نومبر 65ء)

میری صحت کا انحصار دواؤں پر نہیں دعاؤں پر ہے

حضرت مصلح موعود کا ایک رویا کی بنا پر ارشاد

حضرت مصلح موعود نے 4 نومبر 55ء کو ربوہ میں خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

اپنی صحت کے بارہ میں بھی دوستوں سے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں یورپ سے واپس آ کر کراچی میں پہلے چند دن تو میری طبیعت سفر کی کوفت کی وجہ سے خراب ہوگئی تھی۔ لیکن پھر وہ کیفیت جاتی رہی اور طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہوگئی یہاں آنے پر میری طبیعت پھر خراب ہونی شروع ہوگئی جس کی وجہ سے خطبہ پڑھنے کے بعد میں بہت تھک جاتا تھا اور طبیعت پر وحشت سی طاری ہو جاتی تھی۔ لیکن اب اس وحشت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے اور تھکان بھی کم محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ پچھلے جمعہ کا خطبہ پڑھنے کے بعد میں نے کافی تھکان محسوس کی تھی۔ لیکن آج وہ کیفیت نہیں گو آج بھی میں تھکا ہوں لیکن پچھلے جمعہ جتنا نہیں اور میرا دماغ پہلے سے زیادہ طاقت محسوس کرتا ہے۔ میں نے اس ڈر کی وجہ سے کہ کہیں طبیعت پر بوجھ نہ پڑے خطبہ بند کر دیا ہے۔ ورنہ اگر میں چاہتا تو دس پندرہ منٹ اور بھی بول سکتا تھا۔ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دارومدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے۔ میں یورپ میں تھا تو میں نے زیورچ میں خواب دیکھا کہ ایک اونچی سی جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہماری ساری جماعت کھڑی ہے اور اس سے رو رو کر دعائیں کر رہی ہے اور میری طرف اشارہ کر کے کہتی ہے کہ خدایا اس شخص نے تجھے ہمارے اتنا قریب کر دیا تھا کہ ہم یوں محسوس کرتے تھے کہ تو آسمان سے اتر کر ہمارے پاس آ گیا ہے پھر یہ شخص ہمیں قرآن کریم سناتا (۔) پھر یہ شخص ہمیں حضرت مسیح موعود کی باتیں سناتا اور ہمیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود خود اپنی زبان سے ہمیں وہ باتیں سنا رہے ہیں۔ لیکن اے خدا ابھی ہمارے تعلقات تیرے ساتھ پختہ نہیں ہوئے۔ اگر یہ شخص مر گیا۔ تو ہم بالکل بے سہارا ہو کر رہ جائیں گے اور ہمارا براہ راست تجھ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے اے خدا ابھی ضرورت ہے۔ کہ اس شخص کو دنیا میں زندہ رکھا جائے۔ تا یہ ہمیں تیرے ساتھ وابستہ رکھے۔ اور تیری باتیں ہمیں سناتا رہے اور ہمیں یوں معلوم ہو کہ وہ باتیں تو خود ہمیں سنا رہا ہے۔ اس رویا میں جو نظارہ میں نے دیکھا اور جس کرب و اضطراب کے ساتھ میں نے جماعت کے دوستوں کو روتے اور دعائیں کرتے دیکھا۔ اس کی دہشت کی وجہ سے میری طبیعت خراب ہوگئی۔ لیکن چند دن کے بعد پھر سنبھل گئی۔ اس کے بعد میں نے یورپ سے پاکستان تک کا لمبا سفر کیا۔ جس کی وجہ سے طبیعت نے کوفت محسوس کی۔ لیکن کراچی پہنچ کر طبیعت اچھی ہوگئی اس کے بعد یہاں آ کر طبیعت پھر خراب ہوگئی۔ لیکن اب پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت میں ترقی محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن چونکہ مجھے رویا میں بتایا گیا ہے۔ کہ میری صحت کا دارومدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے پس میں جماعت کے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ میری صحت کے لئے دعا کریں۔ اگر آپ لوگوں میں سے کوئی شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ میرا وجود (۔) احمدیت کے لئے ترقی کا موجب ہے۔ اور اس سے انہیں فائدہ پہنچ رہا ہے تو میرا حق ہے کہ وہ میری صحت کے لئے دعا کرے۔ کیونکہ ایسا وجود جو بیکار اور تھکا ہوا ہو۔ سلسلہ کا کیا کام کر سکتا ہے۔ مثلاً آج میری طبیعت اچھی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی مخالف شدید سے شدید اعتراض بھی (دین) پر کرے تو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں۔ لیکن اگر میری طبیعت اچھی نہ ہو۔ تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ ڈاکٹروں سے جب میں نے اس امر کی شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ بیماری کی وجہ سے آپ کی حالت ایک بچہ کی سی ہوگئی ہے۔ اب آپ کو نئے سرے سے سب کچھ سیکھنا پڑے گا آپ کو بچے کی طرح چلنا بھی سیکھنا پڑے گا۔ بولنا بھی سیکھنا پڑے گا اور لکھنا بھی سیکھنا پڑے گا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ انسان ہمت سے ہی سیکھ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہمت دے تو میں یہ تمام باتیں نئے سرے سے سیکھ لوں۔ یورپ میں میں کچھ پڑھنے لگ گیا تھا۔ اور کراچی میں تو اخبار کے اردو صفحے بھی پڑھ لیتا تھا۔ لیکن اب پھر پڑھنے سے گھبرا جاتا ہوں۔ گو اتنا فرق ضرور ہے کہ پہلے جو مجھے گھبراہٹ سی ہوتی تھی۔ وہ اب نہیں ہوتی۔ اور میں بیٹھ کر کسی قدر کام کر لیتا ہوں۔ لیکن کسی معاملہ پر لمبا غور نہیں کر سکتا اس لئے میں نے خطبات لکھنے والے محکمہ سے کہا ہے کہ وہ میرے خطبے اپنی ذمہ داری پر شائع کر دیا کریں۔ کیونکہ مسودات پر نظر ثانی کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں۔ جب کچھ طبیعت سنبھل گئی تھی۔ تو میں سمجھتا تھا کہ میں اس سال پہلے سالوں کی طرح جلسہ سالانہ کے موقع پر بڑی شان سے تقریر کر سکوں گا۔ لیکن پھر بیماری کی وجہ سے مجھے خیال گذرا کہ شاید میں دس منٹ بھی تقریر نہ کر سکوں۔ اب میری طبیعت خدا تعالیٰ کے

باقی صفحہ 6 پر

وحید احمد جنجوعہ صاحب

انہیں جنتوں کی نوید دی جنہیں شان صبر و قرار دی

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب- قربانی و صداقت کا نمونہ

میرے پیارے ماموں جن کو دنیا حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب آف سرگودھا کے نام سے جانتی ہے- اپنے محترم باپ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب کی اکثر صفات حسنہ سے لبریز تھے- جناب حافظ صاحب کو رب رحیم نے شاید مخلوق خدا کی مسیحائی کے لئے ہی تخلیق کیا تھا-

تقویٰ کے لحاظ سے ایک اعلیٰ مقام رکھنے اور اپنے اخلاق حسنہ کے باعث اکثر غیر از جماعت احباب کی نظروں میں انتہائی قابل تکریم ہونے کی وجہ سے آپ بعض دلوں میں ایک خار کی طرح کھٹکتے تھے- پھر خداتعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور فرشتہ صفت باپ کی دعاؤں کے طفیل آپ کو وہ دست شفا عنایت فرمایا تھا کہ خاص طور پر بچوں کی بیماری کی صورت میں یہ دشمن بھی آپ کے علاج کو ہی ترجیح دیتے تھے- سلسلہ احمدیہ کے لئے آپ کی مالی قربانیوں کی بہتات بھی ان مذہبی جنونیوں کو بہت زیادہ کھٹکتی تھی-

1974ء میں جب جماعت احمدیہ کے خلاف مذہب کی آڑ میں زیادتیوں کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہوا تو سرگودھا شہر میں فساد بپا کرنے والوں کی پہلی نظر آپ کی طرف ہی اٹھی- پہلے مئی 74ء میں ایک بالکل بے بنیاد اور جھوٹا مقدمہ بنا کر آپ کو زنداں کی سلاخوں کے پیچھے بھجوا دیا گیا- آپ کے ایک نوجوان بیٹے اور ایک غیر از جماعت ڈسپنسر کو بھی آپ کے ساتھ ہی مقدمہ میں ملوث کیا گیا- خداتعالیٰ کی عطا کردہ ہر ایک دنیاوی آسائش کے ساتھ زندگی گزارنے والے اس مرد مجاہد نے اُف تک نہ کی اور خوشی کے ساتھ خداتعالیٰ کی راہ میں اس انتہائی تکلیف دہ وقت کو جو کہ پچاس سے بھی زائد دنوں پر محیط تھا، جیل میں انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ خداتعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہوئے گزارا-

جیل میں آپ کے ساتھ آپ کے غیر از جماعت ڈسپنسر کو متعدد بار ان فتنہ پرداز لوگوں کا پیغام موصول ہوا کہ تم ان احمدیوں سے اپنی مکمل طور پر لاتعلقی کا اعلان کرو تو ہم ایک دن کے اندر اندر تمہاری ضمانت کروا دیتے ہیں- محترم حافظ صاحب مرحوم نے بھی اسے سمجھایا کہ تم کیوں خوامخواہ جیل کی یہ سختیاں برداشت کر رہے ہو- ان لوگوں کی بات مان کر خود کو اس عذاب سے آزاد کروا لو اور پھر جس بات کا وہ تم سے مطالبہ کر رہے ہیں اس کے لئے تم کو کسی جھوٹ کا سہارا بھی نہیں لینا پڑتا- مگر اس کا جواب یہ تھا کہ جس طرح ڈاکٹر صاحب آپ نے آج تک ہر قدم پر میرا ہاتھ تھام کر مجھے سہارا دیا ہے اور میری ہر ضرورت کو ایک باپ بن کر پورا کیا ہے اگر اس کے بعد بھی میں اس مشکل کے وقت میں آپ کو اپنے تھوڑے سے آرام کی خاطر چھوڑ جاؤں تو میری زندگی پر ہی لعنت ہے- اور میں تمام عمر ضمیر کے طعنے برداشت نہ کر سکوں گا- اور اس طرح آپ کے حسن سلوک سے متاثر اس غیر از جماعت نوجوان نے پوری جوانمردی کے ساتھ پورے پچاس دن جیل میں آپ کا ساتھ دیا-

ستمبر 74ء میں احمدیوں کے خلاف ہنگاموں نے پھر زور پکڑا- مذہب کے نام پر پیٹ بھرنے والوں نے جب محسوس کیا کہ محترم حافظ صاحب کو جیل بھجوانے سے نہ ہی ان کی صحت پر کوئی اثر پڑا ہے اور نہ ہی ان کا کاروبار تباہ کیا جا سکا ہے بلکہ گزشتہ مہینوں کے دوران ان کے کلینک کی رونق اور بڑھ گئی ہے- سو انہوں نے اپنی دانست میں حافظ صاحب محترم کو اذیت دینے کی ایک اور راہ تلاش کی- انہوں نے ہجوم کو ورغلا کر اس بات پر آمادہ کیا کہ محترم حافظ صاحب کی ساری جائیداد کو نذر آتش کر دیا جائے- ہزاروں کا ہجوم ہاتھوں میں آتش گیر مادہ لئے اور پھر آپ کے کلینک اور رہائش گاہ کی مشترکہ عمارت کا گھیراؤ- پٹرول نے اپنا رنگ دکھایا اور آگ نے دیکھتے ہی دیکھتے تمام عمارت کو اپنی بے رحم آغوش میں لے لیا- ہجوم ذہن میں دو بڑے مقصد لئے وہیں کھڑا رہا- پہلا تو یہ کہ یہ شعلے صرف اس عمارت کو پوری طرح بھسم کریں لیکن ساتھ ان کے اپنے گھروں تک نہ پہنچ سکیں اور دوسرا اگر وہ مقصد یہ تھا کہ اس عمارت کے مکین باہر نکل کر اپنی جان نہ بچا سکیں عمارت تو مکمل طور پر جل گئی مگر خداتعالیٰ نے محض اپنے فضل اور اپنی تائید سے نہ صرف عمارت میں رہنے والوں کی زندگیاں محفوظ رکھیں بلکہ ان مخالفین میں سے ہی ایک پڑوسی کے ذریعہ آپ کی زندگیوں کی حفاظت کا انتظام فرمایا- اور یوں محترم حافظ صاحب اپنے تمام اہل خانہ کے ہمراہ بحفاظت سرگودھا میں ہی اپنے عزیزوں کے گھر تشریف لے گئے-

آگ لگنے کے اس واقعہ کے دو دن بعد میں سرگودھا گیا- عمارت ملبے کا ایک ڈھیر بن چکی تھی- چھتوں پر پڑے ہوئے لوہے کے مضبوط گارڈر حرارت کی شدت سے نرم ہو کر مڑ چکے تھے- لوہے کا سیف قریباً آدھا پگھل چکا تھا اور اس کے اندر موجود چند سکے پگھل کر دھات کا ایک ٹکڑا بن چکے تھے- اندر پڑی ہوئی راکھ وہاں نوٹوں کی موجودگی کا پتہ دے رہی تھی

ابھی تک عمارت کے بہت سے حصوں سے دھواں نکل رہا تھا- دنیا کی قریباً ہر آسائش جن میں دو کاریں بھی شامل تھیں راکھ کا ڈھیر بن چکی تھی- بحیثیت مجموعی عظیم الشان تین منزلہ عمارت جس میں خداتعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لئے ایک بیت الذکر بھی موجود تھی اس وقت ایک کھنڈر کا نمونہ پیش کر رہی تھی- میں اپنے خالو محترم راجہ محمد اشرف صاحب جنجوعہ کے ہمراہ اسی کھنڈر میں ایک چٹائی پر قیام پذیر ہو گیا- میں چند روز وہیں رہا کیونکہ وہ ملبہ بھی لاکھوں کا تھا اور مقابل پر دشمن کی کمینگی بھی لامحدود تھی- میں نے وہیں ملبے کے درمیان جو چند روز گزارے ان دنوں کی یادیں اگر میں چاہوں بھی تو تادم مرگ اپنے ذہن سے محو نہیں کر سکتا-

آگ لگنے کے واقعہ کے قریباً ایک ہفتہ بعد، عمارت سے نکلنے والا دھواں تو قریباً خود ہی ختم ہو چکا تھا کیونکہ فائر بریگیڈ کے عملہ نے ادھر کا رخ نہ کرنے کی قسم کھا رکھی تھی مگر عمارت کے ملبے کی طرف نظر اٹھانے سے ایک غیر کے دل سے بھی بے اختیار آہ نکل جاتی تھی- شہر کے حالات چونکہ اس وقت تک کشیدگی کا شکار تھے اس لئے انتظامیہ کا محترم حافظ صاحب کو یہ مشورہ تھا کہ وہ ان حالات کی درستگی تک اس عمارت کی طرف نہ آئیں مگر انتظامیہ کے ان مشوروں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دنیاوی خطرات سے لاپرواہ ہو کر آپ کمال جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہاں تشریف لے آئے- ہم دونوں عزیز اور ان کا وہی زنداں کا ساتھی یعنی غیر از جماعت ڈسپنسر تینوں عمارت کے وسط میں ایک چٹائی پر بیٹھے محو گفتگو تھے کہ اچانک قرآن کے نور سے منور ایک چہرہ باوجود دنیا کی بے شمار زیادتیوں کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ لئے ہمارے سامنے آ گیا- محترم حافظ صاحب کار سے اتر کر سیدھے اندر تشریف لائے- سب سے پہلے ان کا ڈسپنسر ان کے گلے لگ گیا اور ساتھ ہی بے اختیار رونا شروع کر دیا- ڈاکٹر صاحب نے ایک فرشتوں کی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی کمر پر تھپکی دی اور بولے "رو کیوں رہا ہے" وہ کہنے لگا "اتنا زیادہ نقصان دیکھ کر تو رونا آ ہی جاتا ہے"- فرمانے لگے "ارے نقصان تمہارا ہوا ہے یا میرا؟ نقصان تو میرا ہوا ہے اس لئے رونا بھی مجھے چاہئے لیکن مجھے دیکھو میں تو ہنس رہا ہوں اس لئے تم بھی رونا بند کر دو" اس بات کے ساتھ ہی ان کی آنکھوں میں ایک بہت عجیب سی چمک عود کر آئی- چہرے پر موجود مسکراہٹ کچھ مزید گہری ہو گئی اور اس وقت نہایت بشاشت کے ساتھ انہوں نے اپنی زبان سے جو الفاظ ادا کئے وہ شاید میری زندگی کا سرمایہ اور ان کے تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے علاوہ خداتعالیٰ کی ذات پر ان کے مکمل توکل کا ایک منہ بولتا ثبوت ہیں- فرمانے لگے

"میں تو اس سارے عمل کو دیکھ کر بہت خوش ہوں- اس لئے کہ مجھے اپنے سارے گناہوں کی سزا اس دنیا میں ہی مل گئی ہے اس کے نتیجہ میں اب میں آخرت کے روز اپنی بخشش کی امید لئے خوش خوش خداتعالیٰ کے حضور پیش ہو سکوں گا- باقی رہا نقصان کا سوال تو اگر خداتعالیٰ مجھے اس قابل سمجھے گا تو خود ہی دوبارہ یہ سب نعمتیں مجھے عطا کرے گا- یہ سب مجھے اس خدا نے ہی دیا تھا اگر اس نے مجھ سے یہ چیزیں لے لی ہیں تو وہ یہ سب کچھ مجھے دوبارہ عطا کرنے پر بھی اسی طرح قادر ہے"

اور شاید تقویٰ اور توکل علی اللہ کا یہ شاندار نمونہ دیکھتے ہوئے ہی خداتعالیٰ نے دوبارہ اپنی رحمتوں اور اپنے فضلوں کا رخ ان کی جانب موڑ دیا- بغیر کسی کی مدد کے چند ہی سالوں میں اسی جگہ پر ایک عظیم الشان عمارت تعمیر ہو گئی- آپ کے کلینک نے پہلے سے بہت زیادہ رش لینا شروع کر دیا اور آپ کی عزت لوگوں کے دلوں میں پہلے سے بھی بہت زیادہ ہو گئی- نئی عمارت کی تعمیر کے دوران ایک روز فرمانے لگے

"خدا خوش رکھے ان آگ لگانے والوں کو، ہندوؤں کے وقت کی اس پرانی تعمیر شدہ عمارت کو جو کہ اب خاصی بوسیدہ ہو چکی تھی توڑ کر دوبارہ تعمیر کرنے میں جو میں سستی دکھا رہا تھا وہ شاید خداتعالیٰ کو پسند نہ تھی- خداتعالیٰ نے ان آگ لگانے والوں کے ذریعہ مجھے کسی ناقابل تلافی نقصان سے بھی بچا لیا ہے اور میری سستی پر بھی پردہ ڈال دیا ہے"

محترم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب مرحوم کا یہ نادر اور پرہیزگار وجود اب ہمارے درمیان موجود نہیں مگر ان کی انمٹ یادوں نے قلم اٹھانے پر مجبور کیا ہے- وہ یادیں جو میرے دل اور دماغ پر حاوی ہیں بلکہ میرے وجود کا ایک حصہ ہیں- دعا کریں کہ خداتعالیٰ محترم ماموں جان کو اپنے خاص قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے-

شعبہ امداد طلباء میں عطیہ دینے کا

نادر موقع

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورتمند طلباء و طالبات جو پرائمری سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکن امداد بطور وظائف کی جاتی ہے-

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب، نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے- چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں- نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں-

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جا سکتی ہے-

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

"Under the Absolute Amir of Afghanistan"

انگریز انجینئر فرینک مارٹن کی تاریخی کتاب کی تلخیص

بیسویں صدی کے آغاز پر افغانستان کے سیاسی، سماجی اور معاشرتی حالات اور حضرتِ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی بے مثال قربانی کا تذکرہ

ترجمہ وتلخیص: ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط دوم

امیر عبدالرحمٰن کے انگریزوں سے تعلقات

امیر عبدالرحمٰن کی حکومت کے انگریز حکومت سے تعلقات ایک عجیب توازن سے قائم تھے۔ انہوں نے انگریزوں کے تعاون سے تخت حاصل کیا تھا۔ جب ان کے رشتہ دار ایوب خان نے قندھار میں انگریز فوج کو شکست دی تو امیر عبدالرحمٰن نے انگریزوں سے تعاون کیا تا کہ وہ ایوب خان کی قوت کو کچل سکیں۔ معاہدے کے تحت افغانستان کی خارجہ پالیسی وائسرائے ہند کے اختیار میں تھی اور امیر عبدالرحمٰن ہر سال انگریز حکومت سے وظیفہ بھی پاتے تھے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی امیر عبدالرحمٰن سرحدی قبائل کو اپنے تحت لینے کی خواہش ضرور رکھتے لیکن بس نہیں چلتا تھا۔

دوسری طرف برطانوی حکومت کا ایک طبقہ ہندوستان کی مغربی سرحدوں میں توسیع کا خواہشمند تھا۔ اس خطرے کے علاوہ یہ اندرونی خطرہ بھی موجود تھا کہ ان کے تحت بہت سے علاقوں کے لوگ ان کے ماتحت رہنے کی بجائے ہندوستان کا حصہ بننا پسند کرتے تھے کیونکہ اس وقت ہندوستان کے اقتصادی حالات افغانستان کی نسبت بدرجہا بہتر تھے۔

اس صورت حال میں امیر عبدالرحمٰن نے ان خطرات کے سدباب کے لئے یہ پالیسی رکھی ہوئی تھی کہ وہ اپنے ہموطنوں کے دلوں میں انگریزوں کے لئے مذہبی نفرت پیدا کریں اور افغانستان کے مخصوص بند معاشرے میں یہ زیادہ مشکل کام نہ تھا۔ جب 1897ء میں سرحدی قبائل نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کی اور یہ تحریک چلائی گئی کہ جو کسی راہ چلتے انگریز کو قتل کرے گا وہ ضرور جنت میں جائے گا تو امیر عبدالرحمٰن نے اس تحریک کی حوصلہ افزائی کی۔ اور علماء کا ایک اجلاس بلایا کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ کافروں کو قتل کرے اور ان کے ایماء پر اس مضمون کا ایک کتابچہ شائع کر کے سرحدی علاقے میں تقسیم کیا گیا تھا۔

(History of Afghanistan by Percy Sykes vol II Page 196)

لیکن مارٹن کے بیان سے اور دیگر شواہد سے یہ واضح نظر آتا ہے کہ ان کا یہ رخ صرف دوسروں کو اکسانے کے لئے تھا ورنہ اس دوران وہ مسلسل انگریز حکومت کو یقین دلاتے رہتے تھے کہ وہ ان کے وفادار ہیں اور اس دوران باقاعدگی سے انگریزوں سے خطیر وظیفہ بھی وصول کرتے رہے تھے۔ اگر مر رہے تھے تو قبائلی مر رہے تھے یا اکا دکا انگریز ورنہ امیر عبدالرحمٰن نے جہاد کے لئے اپنی افواج استعمال کرنے کی زحمت کبھی گوارا نہیں کی تھی۔

فرینک مارٹن لکھتے ہیں کہ جب انگریز حکومت نے انہیں تحریری تنبیہ کی کہ اگر انہوں نے قبائل کو پھر اکسایا تو انہیں تخت سے محروم بھی کیا جا سکتا ہے۔ تو امیر نے فوراً مصنف کو بلا کر یقین دلایا کہ وہ ہرگز اس بغاوت کی پشت پناہی نہیں کر رہے۔ بلکہ وہ انگریزوں کے ہمدرد ہیں۔ اور پھر مارٹن کو دکھانے کے لئے دربار طلب کیا اور انہیں کہا کہ ان کی غلطیوں کی وجہ سے ان کے اتحادی انگریز ان کے خلاف ہو رہے ہیں۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا قتل

مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا ذکر اس کتاب میں نہیں لیکن یہ وہ پس منظر تھا جس میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب قادیان گئے اور بیعت کر کے واپس لوٹے۔ افغانستان پہنچ کر آپ نے کھلم کھلا ان خیالات کا اظہار کرنا شروع کر دیا کہ محض مذہبی اختلاف کی بنیاد پر اس طرح راہ چلتے لوگوں کو قتل کر دینا جائز نہیں۔ امیر کے جاسوسوں نے فوراً رپورٹ کابل بھجوائی چنانچہ پہلے آپ کو کابل لا کر گرفتار کیا گیا اور پھر قید میں ہی قتل کر دیا گیا۔ یہ واقعہ فرینک مارٹن نے بیان نہیں کیا لیکن اس نے بہت سی ایسی باتیں تحریر کی ہیں جن کا بالواسطہ اس واقعے سے تعلق بنتا ہے۔ مثلاً مصنف بیان کرتا ہے کہ زندگی کے آخری سال میں امیر عبدالرحمٰن کا ذہن اکثر صاف نہیں رہتا تھا اور اسی حالت میں کچھ درباری اپنی مرضی کا فیصلہ کرا لیتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ ایک بااثر درباری نے ولی عہد کے گھر پر کام کرنے والے مستری مزدور اور چھکڑے زبردستی اپنے گھر بھجوانے کا حکم دے دیا کہ امیر نے اس کا حکم دیا ہے۔ اور حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے قتل کا واقعہ اس آخری سال کا ہے۔ اس صورت حال میں یہ کہنا مشکل ہے کہ اس قتل میں امیر کے علاوہ اور کس کس کی سازش کارفرما تھی۔ خاص طور پر جب کہ دربار میں سردار نصر اللہ جیسے لوگ موجود تھے جو امیر عبدالرحمٰن کی نسبت زیادہ مذہبی تنگ نظری رکھتے تھے۔ افغان احمدی احباب کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قتل کے بعد حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کے بہت سے دوستوں نے انہیں مشورہ دیا کہ اب امیر عبدالرحمٰن آپ کے خلاف قدم اٹھا سکتا ہے اس لئے آپ خود امیر کے پاس چلے جائیں۔ جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب دربار میں امیر سے ملے تو وہ آپ سے مل کر بہت خوش ہوا اور خود ذکر کیا کہ آپ کے خلاف کچھ رپورٹیں آئی تھیں لیکن میں نے انہیں نظر انداز کر دیا ہے۔ آخری بیماری میں بھی امیر آپ سے ملتا رہا تھا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ صاحبزادہ صاحب کے اثر کی وجہ سے وہ آپ پر ابھی ہاتھ تو نہ ڈالنا چاہتا ہو۔ دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ گو مولوی عبدالرحمٰن صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب کی ہدایت پر قادیان گئے تھے لیکن ابھی خود صاحبزادہ صاحب نے قادیان حاضر ہو کر دستی بیعت نہیں کی تھی گو اپنے خیالات کا اظہار آپ برملا کر چکے تھے۔

امیر کا انتقال

فرینک مارٹن لکھتے ہیں کہ قریباً مارچ 1901ء میں امیر پر فالج کا حملہ ہوا اور اس کا بچنا محال نظر آتا تھا۔ لیکن پھر وقتی طور پر ان کی زندگی بچ گئی۔ (حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے قتل کا واقعہ اس کے بعد کا ہے) عاقبۃ المکذبین میں تاریخ افاغنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ 10 ستمبر 1901ء کو بھی امیر عبدالرحمٰن پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اس کتاب میں اس کا ذکر تو نہیں ہے لیکن مارٹن نے یہ ضرور بیان کیا ہے کہ زندگی کے آخری چند دنوں میں امیر کی ٹانگیں اس سے پہلے ہی مر گئی تھیں اور ان سے سخت بدبو اٹھنے لگی تھی۔ یہ علامات گینگرین Gangrene کی معلوم ہوتی ہیں۔ یکم اکتوبر 1901ء کو امیر عبدالرحمٰن نے دنیا سے کوچ کیا۔ اور ان کے ولی عہد امیر حبیب اللہ تخت نشین ہوئے۔

جیلوں کے حالات

اس کتاب کے دو ابواب اس وقت افغان جیلوں کی حالت زار اور قیدیوں سے کئے جانے والے ناروا سلوک کے متعلق ہیں۔ ان حقائق کو اس لئے بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اس وقت بہت سے احمدیوں کو افغانستان میں قید و بند کے ابتلاؤں سے گزرنا پڑا تھا۔ یہ قید خانے مہذب دنیا کی جیلوں کی طرح نہیں تھے بلکہ شاید جانور بھی ایک دوسرے سے اتنا وحشیانہ سلوک نہ کرتے ہوں جتنا برا سلوک افغانستان میں قیدیوں

سے کیا جاتا تھا۔ ان احمدیوں کی وفا اور ثابت قدمی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ رہے گی جنہوں نے یہ مصائب تو برداشت کر لئے لیکن حضرت مسیح موعود کا دامن چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ حضرت مسیح موعود نے تذکرۃ الشہادتین میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی غیر معمولی استقامت کا ذکر کرتے ہوئے کابل کی جیلوں کی سختی کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"اور یہ قید انگریزی قید کی طرح نہیں تھی جس میں انسانی کمزوری کا کچھ کچھ لحاظ رکھا جاتا ہے بلکہ ایک سخت قید تھی جس کو انسان موت سے بدتر سمجھتا ہے۔ اس لئے لوگوں نے شہید موصوف کی اس استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا۔ اور درحقیقت تعجب کا مقام تھا.........."

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 52)

اب دیکھتے ہیں کہ فرینک مارٹن ان قید خانوں کے کیا حالات بیان کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ جیلیں اس مقصد کے لئے تعمیر نہیں کی گئی تھیں کہ وہاں قیدیوں کو روکنا ہے بلکہ کسی بھی سرکاری عمارت کی کھڑکیوں پر سلاخیں لگا کر انہیں جیلوں میں تبدیل کر دیا جاتا تھا۔ قیدیوں کی تعداد کی نسبت جگہ اتنی کم ہوتی تھی کہ لگتا تھا کہ انہیں اندر ٹھونسا گیا ہے۔ گندگی صاف کرنے کا باقاعدہ انتظام تو درکنار اس کا تصور ہی سرے سے موجود نہیں تھا۔ چنانچہ قیدیوں میں وبائیں اکثر پھوٹتی رہتی تھیں۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ بسا اوقات ستر اسی فیصد قیدی ٹائفس کا شکار ہو کر ہی نہ صرف امیر کی قید سے بلکہ زندگی کی قید سے بھی چھٹکارا پا جاتے تھے۔ افسران تو اس بات پر ہنستے تھے کہ قیدیوں جیسی مخلوق کیلئے بھی صفائی وغیرہ کی کوئی ضرورت ہوتی ہے۔ پورے دن میں کھانے کے لئے دو نان دیئے جاتے اور ٹخنوں کو زنجیروں سے باندھ کر رکھا جاتا۔ مارٹن لکھتے ہیں کہ گلیوں کے کتوں کی زندگی بھی ان قیدیوں سے زیادہ آرام دہ ہوتی ہے۔

لیکن سب سے خوفناک سزا 'بالا حصار' کا قید خانہ تھا۔ یہ دراصل ایک خشک کنواں تھا جس کے نچلے حصے کو کھود کر پندرہ بیس فٹ چوڑا کر دیا گیا تھا۔ روشنی اور ہوا کے گزرنے کے لئے صرف اوپر کنویں کا تنگ سا منہ تھا۔ یہاں پر قیدیوں کو عمر بھر کے لئے ڈالا جاتا تھا۔ ان کے لئے روٹی اور پانی کو اوپر سے پھینکا جاتا تھا۔ قیدی اس تنگ سی جگہ پر رہتے، کھاتے پیتے، پیشاب پاخانہ کرتے اور جب کوئی مر جاتا تو اس کی لاش بھی باہر نہ نکالی جاتی۔ یہ مصیبتیں کوئی سہے تو کس طرح سہے، اکثر قیدی تو اس دہشتناک ماحول میں دماغی توازن کھو بیٹھتے اور دیواروں کے ساتھ اپنا سر پٹخ پٹخ کر اپنا خاتمہ کر لیتے۔ البتہ ایک شخص پندرہ سال سے بالا حصار میں قید تھا۔ مگر وہ پاگل ہو چکا تھا اور اسے اپنے گرد و نواح کی کوئی ہوش نہیں تھی۔ جب امیر عبدالرحمٰن کے انتقال کے بعد امیر حبیب اللہ نے تخت سنبھالا تو بالا حصار میں موجود قیدیوں کی رہائی کا حکم دیا۔ جب ان بدنصیبوں کو باہر نکالا گیا تو وہ انسان سے زیادہ جانور لگ رہے تھے۔ ناخن اور بال بے تحاشا بڑھے ہوئے تھے، دن کی روشنی میں دیکھ بھی نہ سکتے تھے اور جلد لاش کی طرح سفید ہو چکی تھی۔ تین ہفتے کے بعد امیر حبیب اللہ نے اپنا فیصلہ بدلا اور دوبارہ ان کو اس قید خانے میں ڈال دیا۔

جب قید کے معاملے میں یہ شدت پسندی دکھائی جاتی تھی تو ظاہر ہے کہ سزائے موت کے معاملے میں کیا کچھ نہ کیا جاتا ہوگا۔ ایک سپاہی نے امیر کے ایک منہ چڑھے غلام کو قتل کر دیا مگر اپنے ساتھ سازش کرنے والوں کا نام نہ بتایا۔ امیر نے غصے میں آ کر حکم دیا کہ اسے شاہی باغ کے ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا جائے اور روزانہ اس کی جلد کا ایک حصہ اتارا جائے۔ وہ شخص چند دن میں مر گیا مگر کچھ اگلا پھر بھی نہیں۔

امیر حبیب اللہ نے باغ کے ایک گیٹ پر گند پڑا دیکھا۔ پوچھا گیا کہ اس کو صاف کرنا کس کا کام تھا؟ ایک عورت نے آ کر بتایا کہ اس کے خاوند نے یہ صفائی کرنی تھی مگر وہ بہت بیمار ہے اور وہ خود بھی حاملہ ہے اس لئے یہ صفائی نہ کر سکی۔ امیر نے وہیں پر حکم دیا کہ اس عورت کے پیٹ پر پچاس ڈنڈے مارے جائیں۔ سزا ختم ہونے سے پہلے ہی وہ عورت زندگی کی بندش سے آزاد ہو گئی۔

ایک بار پندرہ فوجیوں نے فرار ہونے کی کوشش کی۔ جب پکڑے گئے تو پہلے ان کی آنکھوں میں تیزاب گرا کر انہیں بصارت سے محروم کیا گیا۔ پھر انہیں ایک دوسرے سے باندھ کر بھوکا پیاسا چھوڑ دیا گیا۔ تین دن بعد انہیں دیکھا گیا تو ان میں سے کئی مر چکے تھے مگر اب بھی ان کی لاشیں اپنے زندہ ساتھیوں کے ساتھ جکڑی ہوئی تھیں جو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کے منہ میں جا رہے تھے۔ بعض لوگوں کو توپوں کے دہانوں سے باندھ کر توپوں کو چلوا دیا گیا۔ لیکن مارٹن کے خیال میں یہ سزا نسبتاً آسان تھی۔ کیونکہ تکالیف کا سلسلہ لمبا نہیں چلتا تھا۔

بقیہ صفحہ 3

فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ چنانچہ چند دن پیشتر تو میں چند منٹ بھی بولتا تھا تو تھک جاتا تھا۔ لیکن اب گھنٹہ بھر بھی تقریر کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ یہ تغیر دوستوں کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ جماعت جب دعاؤں پر زور دیتی ہے۔ تو میری صحت ترقی کرنے لگ جاتی ہے۔ پس اگر جماعت واقعہ میں یہ سمجھتی ہے کہ میرے وجود سے (۔) احمدیت کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے تو وہ میرے لئے دعائیں کرے تا کہ خدا تعالیٰ مجھے اس قابل بنا دے کہ میں کام کر سکوں۔ اگر میں کام نہ کر سکوں تو طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ مجھے کام کرنے کی طاقت دے۔ تو یہ دیکھ کر کہ میں سلسلہ کی خدمت کر رہا ہوں۔ اور وہ میری وجہ سے ترقی کر رہا ہے آپ لوگوں کو بھی خوشی محسوس ہوگی۔ اور مجھے بھی خوشی ہوگی۔ کہ مجھے جو سانس آتا ہے (۔) احمدیت کی خدمت میں آ رہا ہے۔ اور مجھے اور تم کو خدا تعالیٰ کے اور قریب کر رہا ہے۔ اس طرح مجھے بھی راحت نصیب ہوگی اور تمہیں بھی راحت نصیب ہوگی۔ اور پھر صرف آج ہی نہیں بلکہ آئندہ بھی اس کی مدد اور نصرت ہمیشہ آتی رہے گی۔ پس تم اس نکتہ پر غور کرو جو میں نے بیان کیا ہے۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو۔ (الفضل 18 نومبر 55ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34492 میں نصرت پروین زوجہ رفیق احمد بچہ قوم کاہلوں پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/6000 روپے- 2- طلائی بالیاں وزنی 5 گرام مالیتی -/3100 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/7500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ نصرت پروین زوجہ رفیق احمد سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص گواہ شد نمبر 1 ماسٹر رفیق احمد بچہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد مولوی کرم الٰہی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

مسل نمبر 34493 میں عبدالوھاب رازی ولد عبداللطیف شاہد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری شہر ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زرعی زمین رقبہ آٹھ ایکڑ واقع ناصر آباد فارم سندھ مالیتی -/160000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- اور مبلغ -/5000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد عبدالوہاب رازی ولد عبداللطیف شاہد کنری شہر سندھ گواہ شد نمبر 1 خالد محمود ولد مظفر احمد کنری شہر سندھ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 34494 میں نعیم احمد ولد سلیم احمد قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- کاروباری سرمایہ -/300000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد نعیم احمد ولد سلیم احمد نبی سرروڈ ضلع میرپور خاص گواہ شد نمبر 1 عصمت اللہ قمر وصیت نمبر 28243 گواہ شد نمبر 2 شکیل اختر نبی سرروڈ ضلع میرپور خاص

مسل نمبر 34495 میں امۃ السلام زوجہ رانا خلیل احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدین شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1 -طلائی

زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/30000 روپے- 2- سلائی مشین مالیتی -/2000 روپے- 3- واشنگ مشین مالیتی -/3000 روپے- 4- فریج مالیتی -/17000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ امۃ السلام زوجہ رانا خلیل احمد بدین شہر گواہ شد نمبر 1 رانا خلیل احمد وصیت نمبر 22800 گواہ شد نمبر 2 فخر احمد فرخ وصیت نمبر 29722

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم منیر احمد ابڑو صاحب امیر ضلع لاڑکانہ لکھتے ہیں مکرم حب دار علی صاحب نوتانی آف انور آباد قاضی ضلع لاڑکانہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10 ستمبر 2002ء کو بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچہ کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت "عدنان علی" عطا فرمایا ہے- بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- نومولود مکرم انور حسین ابڑو صاحب کا نواسہ ہے- احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک اور خادم دین بنائے- اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے - آمین

نکاح

○ مکرم چودھری امتیاز احمد لنگاہ صاحب آف جرمنی ابن مکرم چودھری بشیر احمد لنگاہ صاحب دارالبرکات ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چودھری بشیر احمد صاحب لنگاہ آف لندن یو-کے بعوض حق مہر دس ہزار یورو مورخہ 29 جون 2002ء کو بیت الفتوح میں مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ لندن نے پڑھا- مورخہ 29 جولائی 2002ء کو شادی کی تقریب منعقد ہوئی- مورخہ 31- اگست 2002ء کو جرمنی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا- احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

○ مکرم شیخ وسیم احمد صاحب مالی پبلک ماڈل سکول فیصل آباد حلقہ کریم نگر تحریر کرتے ہیں میرے بیٹے مکرم طارق مسلم صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ منورہ پروین صاحبہ بنت مکرم شیخ بشارت احمد صاحب آف جرمنی بعوض 5000 یورو مکرم رضوان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کریم نگر نے مورخہ 25- اکتوبر 2002ء کو بعد نماز جمعہ بیت الحمد فیصل آباد میں پڑھا- اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت و رحمت کرے- آمین

بازیافتہ چابیاں

○ چابیوں کا ایک گچھا کالج روڈ سے ملا ہے- جس کا ہو وہ دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ سے رابطہ کرکے حاصل کرلے-

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

عراق پر حملہ کے خلاف مظاہرہ برطانیہ میں ہزاروں افراد نے عراق پر ممکنہ حملہ کے خلاف شدید احتجاجی مظاہرہ کیا- لندن کے پارلیمنٹ سکوائر کے سامنے احتجاجی ریلی نکالی گئی- مظاہرین عراق پر حملے کے خلاف نعرے لگا رہے تھے- مقررین نے کہا کہ عراق کی خودمختاری کا احترام کیا جائے- ہم جنگ نہیں امن چاہتے ہیں-

عدم استحکام کینیڈا اور چین نے اقوام متحدہ کی منظوری کے بغیر عراق پر ممکنہ حملے کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے- کینیڈا کے وزیر خارجہ نے آٹوا میں ایوان نمائندگان کی خارجہ امور کی کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مشرق وسطیٰ میں مزید عدم استحکام [illegible]- چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل میں صلاح و مشورے جاری رکھیں گے تاکہ اتفاق رائے پیدا ہو-

غزہ میں [illegible] کے شہر غزہ میں [illegible] بم دھماکہ کے باعث حماس کے ایک سینئر رکن سمیت 4 فلسطینی جاں بحق اور چھ شدید زخمی ہو گئے- نابلوس میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے تین بچوں کی حالت نازک ہے ایریل شیرون نے سابق چیف آف سٹاف کو وزیر دفاع مقرر کر دیا ہے- اسرائیل نے لبنان کے گوریلا گروپ حزب اللہ کا ایک سینئر افسر گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے- فلسطینی صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل نے بائیں بازو کی مذہبی جماعتوں کا سہارا لیا تو بحران سنگین ہو جائے گا-

اٹلی میں زلزلہ اٹلی میں زلزلہ سے مرنے والوں کی تعداد بیس ہو گئی ہے- امدادی کارروائیاں جاری ہیں- اٹلی کے شہر سسلی میں آتش فشاں پہاڑ کا لاوا شہری آبادی کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا ہے-

افغان قیدیوں کی ہلاکت اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق شمالی اتحاد کی فوج رواں برس کے اوائل میں ہزاروں طالبان قیدیوں کو قندوز سے شبرغان جیل کنٹینروں میں بند کرکے لے جا رہی تھی- اس دوران 7 ہزار قیدی تڑپ تڑپ کر مر گئے- ان ہلاکتوں کا پتا ماہرین کی جانب سے شبرغان صحرا سے ملنے والی اجتماعی قبر سے لگایا گیا ہے- کیوبا سے رہا ہونے والے پاکستانی قیدی محمد صغیر نے بتایا کہ قیدیوں کو کنٹینروں میں بند کیا گیا جو گرمی اور پیاس کی شدت سے بے ہوش گئے بعد ازاں تڑپتے ہوئے جان دے بیٹھے- شبرغان جیل میں 60 سے 70 قیدیوں کو ماہ رمضان صرف 7 روٹیاں اور پانی کا ایک لوٹا دیا جاتا تھا-

5 طلباء جاں بحق چین کے ایک سکول کی سیڑھیوں کا جنگلہ گرنے سے 5 طالب علم ہلاک ہو گئے- سکول کی چھٹی کے وقت سیڑھیوں پر بچوں کے رش کی وجہ سے جنگلہ گر گیا-

جہاد کے لئے تیار سعودی عرب میں اسلامی شدت پسندوں نے کہا ہے کہ عراق پر ممکنہ امریکی حملے کی صورت میں سعودی شہری عراق کے لئے لڑیں گے- ہمارے مختلف علاقے جہاد کے لئے تیار ہیں- بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے مذہبی سکالر نے کہا کہ ہماری حکومت کے لئے نوجوانوں جہادیوں کو روکنا ممکن نہیں وہ سرحد پار کرکے عراق جانے کے لئے تیار ہیں-

اسرائیل کا بائیکاٹ عرب لیگ کے رکن ممالک نے اسرائیل کا بائیکاٹ کر دیا ہے- مصر اردن صومالیہ اور موریطانیہ سے بھی اسرائیل سے بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی گئی ہے-

آئیوری کوسٹ حکومت اور باغیوں میں مذاکرات آئیوری کوسٹ کی حکومت اور باغی خانہ جنگی کے خاتمہ کے لئے مذاکراتی عمل جاری رکھنے پر متفق ہو گئے ہیں- مذاکرات میں مغربی افریقہ کے ملکوں کی اقتصادی کمیٹی ثالثی کا کردار ادا کر رہی ہے-

الجزائر میں 17 افراد ذبح الجزائر میں مسلم انتہا پسندوں نے سات افراد کو گلہ کاٹ کر ذبح کر دیا جبکہ 5 افراد کو اغوا کر لیا-

ہومیوپیتھک علمی نشست

بعنوان: متوازن غذا، گردہ اور پتہ کی پتھری

احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مورخہ 25 اکتوبر 2002ء کو بعد نماز جمعہ نصرت جہاں اکیڈمی کے ہال میں ہومیوپیتھک علمی نشست منعقد ہوئی- جس کا موضوع گردے اور پتہ میں پتھری تھا- اس نشست کے مہمان خصوصی مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب ایڈیٹر الفضل تھے- تلاوت، نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر فواد احمد راشد صاحب نے گردے اور پتہ کی پتھری سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل میں سے چند اقتباسات پیش کئے- مکرم ہومیو ڈاکٹر ناصر احمد صدیقی صاحب صدر ایسوسی ایشن نے متوازن غذا کی اہمیت اور اس میں موجود غذائی اجزاء کا تفصیلی ذکر کیا- پروٹین، کاربوہائیڈریٹس، فیٹ، منرلز وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی- جسم میں پروٹین کی کمی سے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں، تیزابیت زیادہ ہو جاتی ہے، عضلاتی کمزوری اور خون میں کمی واقع ہو جاتی ہے- اس کا اصل فعل ہاضمہ پیدا کرنا ہے- چکنائی کا زیادہ استعمال انسانی جسم کے لئے مضر ہوتا ہے- انسانی جسم میں موجود تمام نمکیات کا فنکشن الگ الگ ہے جن کا اہم کام ہڈیوں کی صحیح رنگ میں نشوونما ہے- پانی کی انسانی جسم میں اہمیت پر انہوں نے کہا کہ جسم میں 92 فیصد پانی موجود ہوتا ہے- عام آدمی کو دن میں کم از کم 10 گلاس پانی پینا چاہئے- انہوں نے چینی، کھانے کے نمک اور چائے کے فوائد اور نقصانات سے حاضرین کو آگاہ کیا- مکرم ڈاکٹر عبدالباسط قمر صاحب نے گردے اور پتے کی پتھری کے بارے میں معلومات سے آگاہ کیا- گردے کی پتھری کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ پانی اور دیگر مادوں کے توازن بگڑنے سے یہ پتھری پیدا ہوتی ہے- گرم مرطوب علاقوں میں اس مرض کے ہونے کے زیادہ رجحانات ہوتے ہیں- گردے میں چار اقسام کی پتھریاں پائی جاتی ہیں- چھوٹی پتھریاں پیشاب کے ذریعے خارج ہو جاتی ہیں تاہم 3 سنٹی میٹر سے بڑی پتھریوں کا علاج آپریشن بتایا جاتا ہے- پتہ میں سوزش ہو جائے تو پتھری زیادہ تیزی سے بڑھتی ہے- مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں ہومیوپیتھک علمی نشست کے کامیاب انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کیا اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے شفا سے متعلق بعض اقتباسات پیش کئے- دعا کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی- خواتین و حضرات کی کثیر تعداد نے اس نشست کو کامیاب بنایا- حاضرین کی خدمت میں جوس پیش کئے گئے-

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	4-نومبر	زوال آفتاب	11-52
سوموار	4-نومبر	غروب آفتاب	5-19
منگل	5-نومبر	طلوع فجر	5-02
منگل	5-نومبر	طلوع آفتاب	6-25

صدر اجلاس بلا سکتے ہیں

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے قومی اسمبلی میں اقلیتوں کیلئے مخصوص نشستوں پر سیاسی جماعتوں کے کامیاب امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق مسلم لیگ (ق) کو 4' پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کو 2' مجلس عمل کو 2' مسلم لیگ (ن) کو اور قومی موومنٹ کو ایک ایک نشست ملی ہے۔ اب قومی اسمبلی مکمل ہو گئی ہے صدر مملکت قومی اسمبلی کا اجلاس جب چاہیں بلا سکتے ہیں۔ اس طرح قومی اسمبلی میں مسلم لیگ (ق) کی 116' پیپلز پارٹی کی 81' مجلس عمل کی 60' مسلم لیگ (ن) کی 18' قومی موومنٹ کی 17' نیشنل الائنس کی 16' مسلم لیگ فنکشنل 5' مسلم لیگ جونیجو 3 اور پیپلز پارٹی شیر پاؤ کی 2 نشستیں ہو گئی ہیں۔ فاٹا کے 12 اور دو آزاد اراکین اس کے علاوہ ہیں۔

مسلم لیگ ق کی طرف سے وزیر اعظم نامزد

پاکستان مسلم لیگ (ق) نے وزارت عظمیٰ کے لئے میر ظفر اللہ جمالی کو نامزد کر دیا ہے۔ اس بات کا اعلان پارٹی کے پارلیمانی لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے صلاح مشورے کے بعد کیا۔ پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے کہا کہ پارٹی میں خورشید محمود قصوری' ہمایوں اختر خان اور غوث بخش مہر سمیت وزارت عظمیٰ کے متعدد امیدوار تھے اور سب اہل بھی ہیں۔ اب تک وزیر اعظم پنجاب وسندھ سے آتے رہے جبکہ سرحد سے ملک کے صدور منتخب ہوئے لیکن گزشتہ 58 سال کے دوران بلوچستان کی کسی شخصیت کو ایسا اہم عہدہ نہیں ملا تھا ان کی نامزدگی سے یہ تاثر غلط ثابت ہوگا کہ پنجاب ہر چیز پر قابض ہے۔

پاکستان کی رکنیت بحال نہیں کی جائے گی

دولت مشترکہ نے صدر مشرف کی آئینی ترامیم پر سخت تنقید کرتے ہوئے اور انتخابات ہونے کے باوجود نئے قوانین جاری کرنے پر پاکستان کی دولت مشترکہ میں رکنیت بحال نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا اظہار دولت مشترکہ کے وزیروں کے اجلاس میں کیا گیا۔ جس میں دیگر ممالک کے علاوہ بھارت بھی شامل تھا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ پاکستان میں جمہوریت کے فروغ پر نظر رکھیں اور جمہوریت کی بحالی پر ہی پاکستان کی دولت مشترکہ میں رکنیت بحال کی جائے گی۔

صدر مشرف کی جانب سے وزیر اعظم نامزد کرنے کا امکان

ملک کی تینوں سیاسی جماعتیں وزیر اعظم کیلئے اگر کسی ایک نام پر متفق نہ ہوئیں تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ صدر مملکت اپنی مرضی سے وزیر اعظم نامزد کر دیں گے اور وزیر اعظم ایوان کے باہر سے بھی لایا جا سکتا ہے۔ جسے نامزد کرنے کے بعد ایوان سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا ہوگا۔ اور قومی اسمبلی کیلئے کسی ایک خالی نشست پر ضمنی الیکشن میں کامیابی بھی حاصل کرنا ہوگی۔ سندھ میں سید غوث علی شاہ کے وزیر اعلیٰ نامزد کئے جانے کی مثال موجود ہے اور اس طرح کی مثال قومی اسمبلی میں بھی دوہرائی جا سکتی ہے۔

صدر مملکت جلد ہی اسمبلی اجلاسوں کا شیڈیول دینگے

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ منتخب سیاسی جماعتوں وانتخابی اتحادوں کے درمیان وزارت عظمیٰ اور وزارت علیاء کیلئے اتفاق رائے پیدا ہوتے ہی صدر مملکت اسمبلی اجلاسوں کے شیڈیول کا اعلان کر دینگے۔ جس کے بعد صوبائی گورنر اپنے اپنے صوبوں میں فوری اجلاس طلب کرینگے۔

لشکر جھنگوی کے 6 دہشت گرد گرفتار

جھنگ پولیس نے لشکر جھنگوی کے 6 دہشت گردوں کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے بھاری مقدار میں اسلحہ اور دیگر دستاویزات برآمد کر لیں۔ جھنگ پولیس کے انسداد دہشت گردی کے سیل کو اطلاع ملی کہ لشکر جھنگوی کا ایک اشتہاری دہشت گرد رائے ونڈ کے تبلیغی اجتماع میں شرکت کے بعد ضلع جھنگ پہنچا جس پر پولیس کو الرٹ کر دیا گیا۔ وہ دہشت گرد تھانہ مسن کے نزدیک کسی سواری سے اترا ہی تھا کہ جھنگ پولیس کی ایک ٹیم نے فوری ایکشن لیتے ہوئے اسے اسلحہ سمیت گرفتار کر لیا۔

(روزنامہ جنگ 2 نومبر 2002ء)

کشمیری پاکستان کے تحفظ اور خوشحالی کی جنگ لڑ رہے ہیں

آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد انور نے کہا ہے کہ کشمیری پاکستان کے تحفظ اور اس کی خوش حالی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور یہ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک وہ بھارت کی غلامی سے آزاد نہیں ہو جاتے یہ باتیں انہوں نے نظریہ پاکستان فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام دو روزہ علامہ اقبال کشمیر کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں خواتین وحضرات منتخب ہو کر آتے ہیں انہیں ملک کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کرنا چاہئے اور پاکستان کو ترقی کی دوڑ میں آگے بڑھنا چاہئے۔

حکومت انتقال اقتدار پر توجہ دے

قانونی ماہرین نے رائے دی ہے کہ موجودہ بحران سے نکلنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ قومی اسمبلی کا فوری اجلاس بلایا جائے اور حکومت شراکت اقتدار کی بجائے انتقال اقتدار پر توجہ دے۔

پنجاب میں مشیروں کی تنخواہ میں بھی سو فیصد اضافہ

پنجاب حکومت نے صوبائی مشیروں اور معاونین خصوصی کی تنخواہوں میں بھی سو فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ جبکہ وزیر اعلیٰ' سپیکر' ڈپٹی سپیکر' قائد حزب اختلاف' پارلیمانی سیکرٹریوں اور ایم پی اے حضرات کی تنخواہوں میں پہلے ہی اضافہ کیا جا چکا ہے۔ گورنر پنجاب نے دو آرڈیننس جاری کر دیئے ہیں۔ حکومت نے مشیروں اور معاونین خصوصی کی تنخواہ 15 ہزار روپے سے بڑھا کر 30 ہزار روپے ماہانہ کر دی ہے۔ ان کا دیگر مصارف کیلئے 3 ہزار سے 4 ہزار روپے۔ ہاؤس رینٹ الاؤنس 15 سے 20 ہزار روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مفت سفری اور رہائشی سہولت' ایک سرکاری گاڑی' تیل اور مرمت کا خرچ ملے گا۔

لیگل فریم ورک آرڈر میں لچک پیدا کرنا ہوگی

مسلم لیگ کے پارلیمانی لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ آئینی ترامیم کے حوالے سے ہماری کوشش ہے کہ کوئی بحران اور ڈیڈ لاک پیدا نہ ہو۔

پاکستان میں طالبان کے بڑے بڑے لیڈر موجود ہیں

افغانستان کے بارے میں امریکہ کے خصوصی ایلچی زلمے خلیل زاد نے کہا ہے کہ پاکستان میں طالبان اور القاعدہ ارکان کو پکڑا جا رہا ہے اور اب افغانستان میں کوئی انتہا پسند گروپ موجود نہیں۔ اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس وقت افغانستان میں القاعدہ کا کوئی قابل ذکر اڈہ نہیں۔ یہ لوگ پاکستان کی سرحد کے قریبی علاقوں میں چلے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں علم ہے کہ پاکستان میں طالبان کے کئی بڑے لیڈر موجود ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ انہیں گرفتار کر کے افغانستان کے حوالے کیا جائے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستان ان کو گرفتار کر لے گا۔

عطیہ خون' انسانیت کی خدمت

Akseer E Cholesterol
اکسیر کولیسٹرول
ایک ایسی منفرد دوا ہے جس کے استعمال سے اللہ کے فضل کے ساتھ کولیسٹرول کنٹرول میں رہتا ہے۔ اس کا لگاتار استعمال کرنا ہوتا ہے۔
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ (رجسٹرڈ)
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

ہومیوپیتھک پریکٹیشنر حضرات کیلئے خوشخبری
ملکی وغیر ملکی ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز، پوٹینسی، الیکٹرو ہومیوپیتھک پوٹینسی، ٹکیاں، بائیو کیمک، گولیاں، سلفر، شوگر آف ملک، نصابی وغیر نصابی کتب نیز پولٹری وحیوانات کی ادویات خصوصی رعایت پر حاصل کریں۔

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گولڈ میڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
جرمن ولوکل معیاری ہومیوپیتھک ادویات' مدر ٹنکچرز' پوٹینسیاں
سادہ گولیاں ٹکیاں' شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی خریداری کا مرکز
جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون 213156

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61